جناب راشد وحید قاسمی
ایڈیٹر ''نوائے ہادی'' کانپور

اسلام اور عصری سیاست جائزے اور منصوبے

اکیسویں صدی کے ترقی یافتہ دور میں جبکہ خاک کا پتلا اپنے عناصر ترکیبی کے تحلیل و تجزیہ اور فکر و شعور کی پرتوں میں رونما ہونے والی حرکتوں کو اپنی آنکھوں دیکھنے پر قادر ہوگیا ہے اور اس کی دسترس میں علم و ادراک کی وہ شاہ کلید آ گئی ہے جس سے وہ ہواؤں کی تسخیر، روشنی کی پیمائش، آواز کی گرفت، داخلیت کا ادراک، اور بعد المشرقین کے زمانی و مکانی فاصلوں کو لمحوں اور قدموں میں سمیٹ سکے اور موجوداتِ عالم کے جس قفل پر لگائے وہ اپنے تمام بھیدوں سمیت کھلتا چلا جائے، قبائلی دور کی وحشت و بربریت، ظلم و عدوان، بدامنی و انارکی، شر و فساد، بغض و عصبیت اور قتل و غارت سے اپنا دامن نہیں چھڑا سکا، بلکہ تہذیب و ثقافت اور تحقیق و دریافت جس رفتار سے ترقی کرتی گئی، بغاوت و سرکشی اسی رفتار سے تیز ہوتی چلی گئی، اور علم و تمدن نے جتنا تنوع اختیار کیا اور حیاتِ انسانی کے لئے جس حد تک روشنیاں فراہم کیں، جہالت و بربریت نے اس سے زیادہ رنگوں میں ظاہر ہو کر اقوام عالم کو فکر و زبان اور حرکت و عمل کی تہہ بہ تہہ تاریکیوں کا اسیر بنا دیا، اب وہی پیکر خاکی جس کے خمیر میں الفت و موانست اور عجز و انکساری کو ودیعت کیا گیا تھا، مجسمۂ کبر و نخوت اور نفرت و وحشت کا علمبردار بن کر زندگی کے تمام ترقیاتی، اقتصادی، سیاسی، معدنی، عسکری اور ابلاغی وسائل، بے حیائی و فحاشی، آدم خوری و آدم سوزی اور ضمیر فروشی و عیاشی کی نشر و اشاعت میں زمین الٰہی پر ابلیسی نظام کے نافذ کرنے کے لئے صرف کر رہا ہے، اور اس کی راہ میں رکاوٹ بننے والی ہر شئے کو خس و خاشاک کی طرح بہالے جانے کے درپے ہے، وہ نظام اور کوئی نہیں ''گلوبلائزیشن'' ہے، جس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ پوری دنیا کی اقتصادی و عسکری قوت چند مٹھیوں تک محدود کر کے اقوام عالم کو یہودیت و ابلیسیت کا بندۂ بے دام بنالیا جائے، اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے والے ہر فرد، ہر قوم اور ہر تہذیب کی کمر توڑ دی جائے اور حقیقت یہ کہ مذاہب عالم میں اسلام کے علاوہ کسی دھرم میں وہ جامعیت و ہمہ گیریت، حقیقی و نیچریت اور جذب و دلکشی نہیں، جو جدید عالمی نظام **New World Order** کو چیلنج کر سکے، نہ مسلم قوم کے علاوہ کوئی ایسی قوم ہے جسے اپنے دھرم کے ایک ایک جزء پر جذباتی حد تک اعتماد و اعتقاد ہو، جس کا نئے عالمی نظام کے علمبرداروں کو بھرپور احساس ہے، اسی لئے انہوں نے مذہب اسلام کے مستحکم قلعہ کا ہر چہار سمت سے جائزہ لیکر اور امت مسلمہ کے نفسیاتی تجزیہ کے بعد کئی صدیوں سے اتنی بڑی تعداد میں اور مختلف النوع محاذ کھول دیئے ہیں کہ ان کا سنبھلنا مشکل ہوگیا ہے، وہ ایک مورچہ پر اپنی توجہ مرکوز کر پاتے ہیں۔ کہ دوسری سمت سے

شور وغل سنائی دیتا ہے' دوسرے محاذ پر پہونچتے ہیں کہ ایک نئی سمت سے چنگاریاں اڑنے لگتی ہیں' گویا ملت کا اس طرح حصار کرلیا گیا ہے کہ وہ اپنے ملک میں اجنبی اور اپنی زمین پر پابجولاں ہوکر رہ گئی ہے' اس کے لئے اپنے معتقدات پر عمل' اپنی تہذیب کی دعوت اور اپنے مال و جان کا تحفظ ایک سنگین مسئلہ بن گیا ہے۔

وہ تخریبی محاذ جن کی وساطت سے اسلامی بنیادوں کے انہدام اور امت مسلمہ کو تباہ و برباد کرنے کی بالواسطہ یا بلاواسطہ مہم چلائی جاتی ہے ایک دو نہیں مختلف' متنوع اور تہہ بہ تہہ ہیں:

۱۔نظریاتی تخریب کاری اسلام دشمن عناصر کی ابتدا سے یہ خواہش وکوشش رہی کہ اسلام کا وجود مسعود صفحہ ہستی سے مٹ جائے' اور اس کے لئے انہوں نے وسائل کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا لیکن اسلام تحفظ الٰہی کی ضمانت کی بنیاد پر اپنے تمام تر اصول وفروعات کے ساتھ محفوظ رہا' اور اس کا دائرہ کار روز بروز وسیع ہوتا گیا' اپنی مطلوبہ کوششوں میں ناکامی کے بعد ان کے منصوبوں میں تبدیلی ہوئی اور انہوں نے اسلام کے بجائے مسلمانوں کو نشان بنایا' اور ان کے دلوں سے ایمان ویقین کی جڑیں نکالنے کی کوشش شروع کی' چنانچہ کچھ لوگوں کو اس خدمت پر مامور کیا کہ وہ عوام الناس میں اسلامی فقہ کے تعلق سے شکوک وشبہات پیدا کریں' اور اسے قرآن وحدیث سے مختلف بلکہ مخالف شئے کی صورت میں پیش کریں' جس سے فرقہ اہل حدیث کی تشکیل ہوئی' کچھ لوگوں کو اس خدمت کے لئے خریدا کہ وہ امت کا اعتماد اسلام کے دوسرے اہم سرچشمہ حدیث پاک سے اٹھادیں' انہوں نے اپنا نام اہل قرآن تجویز کیا' اب نشانہ براہ راست قرآن تھا' اس کے لئے دو قسم کے لوگ تیار ہوئے' ایک نے قرآن کے کچھ پاروں کے غائب ہوجانے کا پروپیگنڈہ کیا اور انبیاء کا وقار کم کرنے کے لئے ان کے اوصاف سے مفروضہ اماموں کو متصف کردیا' جبکہ دوسری قسم نے قرآن مجید یا اس کے معنی کی منسوخی کا اعلان کرکے اپنی نبوت کا اعلان کردیا' انکار کے ردعمل میں ایک طبقہ اور پیدا ہوا جس نے کما اطرت النصاری عیسیٰ بن مریم کی روش پر پیغمبر واولیا کو خدائی اختیارات سونپ دیئے' اور لطف یہ کہ جس قدر اسلام دشمن تحریکیں رونما ہوئیں ان کی سیاسی واقتصادی سرپرستی اور حوصلہ افزائی اسلام دشمن طاقتیں ہی انجام دے رہی ہیں جس سے یہ عقدہ کھل جاتا ہے کہ انہیں قوت وتوانائی اور تحریک عمل کہاں سے مل رہی ہے۔

۲۔فکری تہذیب کاری ۱۸۳۵ء میں ہندوستانیوں کو دائمی غلام بنانے کیلئے نصاب تعلیم کے تعلق سے لارڈ میکالے نے اپنی رائے کا اس طرح اظہار کیا تھا' ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہیے جو ہم میں اور ہماری کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو اور یہ ایسی جماعت ہونی چاہیے جو خون ورنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو' اور رائے' الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہو' (تاریخ التعلیم از میجر باسو ۱۰۵) یہ رائے محض ایک تجویز نہیں رہی' اس کا ملکی سطح پر بلکہ بین الممالکی سطح پر نفاذ کردیا گیا' نصاب تعلیم کے عقلیت پرست اور الحاد خیز ہونے کی بنیاد پر اسے پڑھنے والوں کی فکر کی جن منفی بنیادوں پر تشکیل ہونی تھی' ہوکر رہی' چنانچہ اس نصاب کے فیض یافتوں نے دین اسلام کی مستحکم بنیادوں پر تیشے چلانے

شروع کر دیئے، جن میں مصری فضلاء ڈاکٹر طٰہٰ اور قاسم امین نے آزادی نسواں اور انگریز نوازی کی قلمی تحریک چلائی۔

مصری حکمران جمال عبدالناصر نے اسلام پرستوں پر قتل عام، کمال اتاترک نے مذہبی تعلیم، عربی زبان اور اسلامی تہذیب کو شجر ممنوعہ اور کالعدم قرار دیا، سرسید نے معجزات نبوی، جنت و دوزخ، واقعہ معراج، رفع عیسیٰ بن مریم، واقعہ نار ابراہیم، قیامت کے دن اعمال کے حساب و کتاب، دیدار الٰہی کے امکان، وجود جن و شیطان جن کا ثبوت نص قرآنی سے ہے انکار کر دیا، اور حمید ڈلوئی اور کریم چھاگلا نے اپنے مرنے کے بعد لاش کے جلائے جانے کی وصیت کی جبکہ اپنی دینداری کے لئے مشہور پاکستانی حکمران جنرل ضیاء نے مساجد سے جز وقتی مکاتب پر پابندی عائد کر دی، اور عہد معاصر میں صدام حسین نے اپنی حکمت عملی سے دینی مدارس کا پورے عراق میں صفایا کر دیا، جبکہ بالعموم اس نصاب کا یہ نقصان پہنچا کہ دین میں رسوخ، اقدار اسلامی کے احترام، ارکان اسلامی کی پابندی، اور علوم اسلامی میں اجنبیت کی حد تک کمزوری پیدا ہوگئی بلکہ مذہب مخالف حرکتوں پر ڈھٹائی اور جواز کے دلائل فراہم کرنے کی راہ ہموار ہوئی۔ جس کا دائرہ محدود نہیں لامحدود ہے، بلکہ تمام محاذوں سے منجملہ وسیع تر اور پختہ تر ہے، اس سے انکار نہیں کہ جدید تعلیم کے حاملین (جن میں، اقبال، عبدالماجد دریابادی، محمد علی جوہر، سید قطب و محمد قطب کے نام سرفہرست ہیں) نے دین اسلام کی بڑی بھاری خدمات انجام دی ہیں، ملت اسلامیہ کی قیادت کے فرائض انجام دیئے اور امت کی فکری پرورش کی ہے، اور ان، ے علاوہ بھی بہت سے افراد ایسے ملتے ہیں جو نام نہاد دینداروں سے زیادہ دین پرست عام اہل علم سے زیادہ قرآن وحدیث سے واقف اور اسلام کے مزاج داں ہوتے ہیں لیکن ان کی تعداد 2 فیصدی سے بھی کم ہے۔ اور ان کی فکر سازی میں ذاتی ادراک اور خارجی عوامل ومحرکات کارفرما ہوتے ہیں، اکثر اقبال و دریابادی جیسے لوگ ڈوب کر ساحل سے آ لگتے ہیں، اصل نصاب میں وہ خوبیاں نہیں جو انہیں خوب تر بننے کے لئے مہمیز کریں بلکہ نصاب کی بنیاد فکری الحاد اور علمی تخریب پر رکھی گئی ہے۔ جس کا اقبال نے بایں الفاظ اظہار کیا ہے۔

ہم نے سوچا تھا کہ لائے گی فراغت تعلیم ۔۔۔ کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

۳۔ اخلاقی تخریب کاری ملت کو اخلاقی دیوالیہ بنانے کے لئے اسلام دشمن مفکرین کی پوری ٹیم نے (فری سیکس) پر مضامین کا انبار لگا دیا جنہیں پڑھ کر حیا کی دولت رخصت ہوتی نظر آتی ہے، اسلامی ملکوں کے سربراہوں کو پرائیویٹ سیکرٹری اور خدمت گزار کے عنوان سے حیا باختہ لڑکیاں سپلائی کیں جنہوں نے اپنی زلفوں کا اسیر بنا کر انہیں کسی کام کا نہ رکھا، اس کے علاوہ آرٹ، فلم، پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا، ڈش اور سی ڈی کے ذریعہ بے حیائی وفحاشی کا سیلاب خیز پرچار کیا، جس سے عوام وخواص، امیر وغریب اور نوجوان، بوڑھے، بچے اور عورتیں سبھی دوچار ہیں، اس سے زیادہ وسیع پیمانہ پر اور پائیدار تخریب کاری عصری درسگاہوں میں مخلوط تعلیم کی بنیاد پر پھیلی، آگ وخرمن کا اجتماع پھر سیکس کے عنوان پر اکثر درسگاہوں میں لیکچرز آبرو باختہ ٹیچرز کا ایک منصوبہ کے تحت تقرر اور حیا کی دبیز چادر کو پھاڑنے کیلئے

تعارفی مکالمے اور ڈرامے' بنیادی طور پر نفس انسانی کی سرکشی پھر جذبات جنسیہ کی تسکین کے لئے بھرپور وسائل' مواقع اور حوصلہ افزائی نوبت بایں جا رسید کہ شریف مرد اور پاکدامن خواتین کے لئے اپنی اقدار کا تحفظ اور کم از کم آگ و پانی کے سیلاب سے بے داغ گزر جانے کے بھی اپنی عصمت و پاکدامنی کا اعتماد دلانا مشکل ہوگیا' مسلم یونیوسٹیوں میں بالخصوص اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو برباد کرنے کیلئے تخریب کار لابیوں نے ان کے اردگرد شراب و کباب کی صحبتوں اور زہد شکن دوشیزاؤں کے حسین جال بُن دیئے جس سے بیشتر وہ طلبہ جو اپنا تعلیمی سفر جاری رکھتے ہوئے ملک اور قوم کی قیادت' ترقی اور فلاح و بہبود کی خدمات انجام دے سکتے تھے' ضائع ہوگئے' عالم اسلام کی مشہور یونیورسٹی الجامعۃ الازھر میں آج سے تقریباً ۴۰ سال قبل یہودی لابیوں کے کئی اسکینڈل پکڑے گئے جن کا مقصد ہونہار طلبہ کو شراب و شباب کی راہ پر چلا کر برباد کرنا تھا' مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں اعلیٰ ایجوکیشن آئی' سی' ایس۔ پی' سی' ایس۔ ایم' بی' ایس' پی ایچ' ڈی۔ میں مسلم طلبہ کا گراف گرتے گرتے ۱۵ ر فیصدی رہ گیا ہے' جس کی پشت پر جہاں غفلتیں ہیں' تخریبی محرکات بھی پوری طرح کارفرما ہیں۔

۴۔اقتصادی تخریب کاری: امت مسلمہ کے نظام حلال و حرام کو تباہ کرنے کے لئے یہودیوں نے بینکنگ نظام کو فروغ دیا' جس سے ایک طرف بیت المالی نظام کو تہہ و بالا کیا دوسری طرف سودی نظام کو وسعت و ترقی اور رواج دیا' مزید برآں ورلڈ بینک قیام سے پورے عالم اسلام کی دولت کو اپنے یہاں سمیٹ لیا اور ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے انہدام سے عرب تاجروں کی دولت کو تباہ کردیا' نیز دہشت گردی اور بین الاقوامی احکام کی خلاف ورزی کے الزام میں اسلامی ممالک پر اقتصادی پابندیاں عائد کرکے انہیں کمزور کردای' اس کے علاوہ دوسرے ممالک میں اپنی کمپنیاں بھیج کردیا دوسروں کی خرید کر اپنی مرضی کی قیمتیں وصول کرکے نیز سونے کی جگہ ڈالر کو زر مبادلہ کی حیثیت دے کر پوری دنیا کو اقتصادی غلام بنالیا' اس وقت بین الاقوامی اقتصادیات کے جملہ شعبہ جات پر ۹۹٪ یہودیوں کا تسلط ہے' اور عالم اسلامی کی ۸۵٪ فیصد دولت انہیں سودخواروں کے قبضہ میں ہے' جسے اہل اسلام نہ ان کے تسلط سے آزاد کراسکتے ہیں' نہ اپنے ہاں منتقل کرسکتے ہیں' بلکہ حق یہ ہے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی میں راجاؤں اور نوابوں کے شیئرز نے جس طرح انہیں ملک کے خلاف سازش اور غداری کے لئے مجبور کیا تھا' عالم عربی کے مغرب کے ہر مطالبہ کے آگے سرنگوں ہونے میں وہی مفادات اور مجبوریاں کارفرما ہیں' جو انہیں جمع پونجی کے حرص میں مبتلا کرکے مزید استحصال کا سبب بنی ہوئی ہیں' اگر وہ اپنی جمع رقم سے دستبردار ہوجائیں' یہ ان کے مستقبل کے حق میں اس سے کہیں بہتر ہوگا کہ ثمن قلیل کی توقعات پر اپنے پورے اخلاقی' ایمانی اور عسکری سرمایہ کو تباہ کردیں' خلیج میں تسلط اور طویل المدتی اقامت کے سرکاری ایگریمنٹ نیز عراق پر قبضہ کے بعد رہی سہی تیل کی دولت براہ راست یہودیوں کے تصرف میں آئی ہے' اب کسی شاہ فیصل کی تیل بندی انہیں اپنے کسی منصوبہ پر نظرثانی کرنے کے لئے مجبور نہیں کرسکتی' اسی طرح وہ غیر مسلم ممالک جہاں مسلم اقلیت میں ہیں فاسد

نظام اقتصاد اور دوہری و دوغلی پالیسیوں کے ذریعہ ان کی اقتصادی ترقیات کی ناکہ بندی کردی گئی ہے۔

۵۔ عسکری تخریب کاری خلافت اسلامیہ کا وجود امت مسلمہ کے لئے قوت و طاقت کی علامت تھا' مغربی طاقتوں نے منظم اور طویل المدتی منصوبہ بندی کے ساتھ عرب و عجم کے قومی بتوں کو ہوا دی' اور استشراقیت و تجدد کے عنوان سے نسل اسلامی کو گمراہ کر کے خلافت اسلامیہ کے تخت سطوت کو زمین بوس کردیا' اس کے بعد فلسطین کی مقدس سرزمین پر یہودی ناجائز ریاست اسرائیل کو جنم دیا اور فلسطینیوں پر مظالم کے وہ طریقے اپنائے کہ پتھروں کے جگر سے لہو رسنے لگا' اور چنگیز و ہٹلر کی چیخیں نکل گئیں۔ بایں ہمہ اپنی منافقانہ پالیسیوں سے عالم اسلام کو خانہ جنگیوں میں الجھا دیا' جس سے اس نے دوطرفہ فوائد حاصل کئے: (۱) دوران جنگ اس نے فاضل اسلحے اور مہلک جراثیمی گیس سہ گنی چہار گنی قیمتوں پر فروخت کی (۲) اس کا استعمال اسلامی ملک کے خلاف ہوا جس کی بنیاد پر متحارب داخلی مسائل کا شکار ہونے کی وجہ سے ترقیاتی پرجیکٹوں کو آگے نہیں بڑھا سکے' مہلک اسلحہ کے استعمال نے لاکھوں مسلموں کو موت کی بھٹی میں جھونک دیا' جب کہ جراثیمی گیس ناتمام اور ناقص و فاسد ولادتوں کا سبب بنی جنگ کے سرد ہونے کے بعد اقتصادی پابندیاں عائد کردیں جس سے ملک جنگی قرضوں کے سود اور اقتصادی انجماد کی بنیاد پر مسلسل کمزور ہوتا رہا جب ہر طرح اور ہر گوشہ سے کمزوری و ناکارگی کا یقین ہوگیا تو شیطانی قوتوں نے مختلف اور بودے بہانوں سے ان پر براہ راست حملہ کردیا اور انہیں اپنا غلام بنالیا' عراق ایران کی دس سالہ جنگ مصر اور اردن کی اسرائیل سے پنجہ آزمائی ہندو پاک کی مسلسل جھڑپیں کویت پر عراقی قبضہ افغانستان کا ظاہری تعاون' یہ سب ایک منصوبہ بند پروگرام کے تحت انجام پائی' جس میں افغانستان و عراق جن کا دفاع اور قومی غیرت بے مثال تھی' پر مغرب کا راست تسلط ہوگیا' اب ایران و پاکستان اور شام نشانہ پر ہیں' ان میں کوئی ملک کسی بھی وقت خارجی حملوں کا شکار ہوسکتا ہے۔ جبکہ ایٹمی اور کیمیائی صنعتوں پر پہلے ہی سے مغرب کی اجارہ داری ہے کہ دنیا کا کوئی ملک اقوام متحدہ کی اجازت کے بغیر ایک میزائل یا بم تک بنانے کا روادار نہیں' اسی کے ساتھ پوری دنیا کو فوجی لحاظ سے غیر مسلح کر کے اقوام متحدہ کے کنٹرول میں فوجیں لے لینے کی تحریک زوروں پر ہے' جس سے پوری دنیا سے اقتصادی قوت کی طرح عسکری طاقت بھی سمٹ کر مغرب کے پنجۂ قدرت میں آجائے اور روئے زمین پر قوت و طاقت کا وہ تنہا سرچشمہ اور پوری دنیا اس کی غلام اور دست نگر بن جائے' جس کا راست نشانہ عالم اسلامی ہی ہے' اس لئے کہ خریطۂ عالم میں اسلامی کی جو جغرافیائی' تاریخی جذباتی اور اقتصادی و معدنی اہمیت ہے وہ کسی غیر مسلم ملک کی نہیں' انہیں معلوم ہے کہ عالم اسلام پر صرف مئے و قمار اور زنان بازاری کی خواب آور گولیوں کے ذریعہ قابو پایا جاسکتا ہے' مغربی قوت یا نظام کی بہتری کی بنیاد پر نہیں' جبکہ صرف نظام مذہب' قومی جذبات اور محل و قوع کے لحاظ سے زیادہ برتر ہے' جو کسی بھی وقت اپنی صلاحیتوں کے احساس کے ساتھ انگڑائی لے سکتا ہے' اور اس کی ایک انگڑائی مغربی تہذیب' مغربی عسکریت اور مغربی تسلط کو زیروزبر کرسکتی ہے' یہی پالیسی بالواسطہ طور پر مسلم اقلیتوں

والے جمہوری ممالک میں کارفرما ہے کہ مذہبی بنیادوں پر آئے دن فرقہ وارانہ فسادات دیگر شعبوں کی طرح خصوصاً فوج میں عصبیت سرکردہ شخصیات پر بنیاد پرستی کے الزامات اور قید و بند کی صعوبتیں وغیرہ محض اسلئے روا رکھی جاتی ہیں' کہ مسلم قوم کی فوجی حس ختم ہو جائے اور وہ ہمیشہ کیلئے اکثریت کے توسط سے بین الاقوامی شیطانی قوتوں کے غلام بن جائے۔

۶۔ثقافتی تخریب کاری: امت مسلمہ کو مجموعی طور پر سیاست عالمی کے خدوخال پر غور و فکر سے روکنے' قومی بنیادوں کی استواری سے دور رکھنے' حال و مستقبل سے بے فکر کرنے اعمال اسلام سے کنارہ کش کرنے اور نام نہاد ثقافت کے پیکج میں بند اخلاقی' ایمانی فکری اور تمدنی غلاظتوں میں اوندھے منہ دھکیلنے کے لئے فلم سازی' ڈرامہ نگاری' موسیقی و نے نوازی' کھیل کود' مقابلہ حسن' مرد و عورت کے اختلاط' بے پردگی اور بے ہودگی کو ثقافت کے عنوان سے پیش کر کے اسلامی ممالک میں ان کا اس درجہ ابلاغی وسائل کے ذریعہ پروپیگنڈہ کیا گیا کہ نئی نسل ہی کیا پیر فرتوت اور خواتین خانہ تک شیطانی ثقافت کی گرویدہ ہو کر رہ گئیں۔اب صورتحال یہ ہے کہ بین الاقوامی میچوں کی زیارت کے لئے کام دھام سے کنارہ کش اور بھوک نیند سے بے پروا ہو کر بیٹھنے والوں میں ٪۸۰ فیصد تعداد اہل اسلام کی ہوتی ہے' اسی طرح فلم ہالوں' ٹی وی روموں' قمار خانوں' طوائف گھروں میں غیر مسلموں سے ان کی تعداد کہیں زیادہ ہوتی ہے' مسلم معاشرہ میں شاید کوئی گھر شادی بیاہ میں ڈانس' باجے سے کنارہ کش رہتا ہو' شاید کہیں سنت کے مطابق بیٹھ کر کھانے پینے کا رواج ہو' شاید کوئی فرد سگریٹ مسالہ استعمال نہ کرتا ہو' اور شاید کوئی بچہ بوڑھا فلم یا کھیل کا رسیا نہ ہو' جبکہ بین المما لکی سطح پر زیادہ تر ورلڈ میچ اور مقابلہ جات حسن اسلامی ملک کی سرزمینوں پر منعقدہ ہوتے ہیں' جن میں ٹکٹ خرید کر دیکھنے والے' بازی لگانے والے' کھیلنے والے اور سرمایہ لگانے والے مسلم افراد مسلم جمعیتیں اور مسلم ممالک ہوتے ہیں' جبکہ یہودی قوم جس نے ثقافت کے عنوان سے ان خرافات کا چرچا کیا دور دور تک نظر نہیں آتے' اس کی وجہ یہی سمجھ میں آتی ہے کہ یہ قوم بدی کی بنیاد رکھ کر کچھ دور تک اس کے ساتھ چلتی ہے جب تک لوگ اقتدا نہ کرنے لگیں لوگوں کے متوجہ اور راغب ہو جانے کے بعد اس کی باگ ڈور دوسروں کے ہاتھ میں دے کر دیگر تخریبی منصوبوں میں جٹ جاتے ہیں' بی۔جے۔پی' اپنی احمقانہ فطرت کی بنا پر مسلمانوں کی اس معنی میں محسن ہے کہ وہ قد آور مسلم ستاروں کیساتھ عصبیت برت کر منظر سے غائب کرنے کی کوشش کر رہی ہے' اگر عصبیت ہی کا شکار ہو کر مسلم کھلاڑی' مسلم ستارے' اور فلم ہالوں اور نائٹ کلبوں کے مسلم مالکان اپنے نام نہاد ثقافتی پیشوں سے دستبردار ہو کر قومی فلاح و بہبود اور تعمیر و ترقی میں منہمک ہو جائیں تو مسلم امت جو زیادہ تر قومی عصبیت کے پیش نظر یہودی ثقافت کے دلدل میں پھنسی ہوئی ہے' تعمیر و فلاح کے رخ پر چل پڑے گی۔

۷۔ملیّ تخریب کاری: عالم اسلام کا ملیّ شیرازہ بکھیرنے اور جمعیت قومی کو پارہ پارہ کرنے کے لئے مختلف سطحوں پر اسلام دشمن تحریکات سرگرم ہیں' بین الاقوامی ملکی' لسانی' علمی' معاشرتی' قومی اور علاقائی کوئی سطح بھی اختلاف و انتشار سے محفوظ نہیں' بلکہ بیشتر وہ سطحیں ہیں جہاں براہ راست یا پس پردہ تخریب کاروں کا ہاتھ نظر آتا ہے' کسی اسلامی

ملک میں کوئی باغیانہ تحریک ہو' اسلامی اقدار ونظریات کے خلاف زہر اگلنے والا کوئی ٹولہ ہو' علم وجہل کی معرکہ آرائی ہو' یا جدت وقدامت کی کشمکش ہو' تیسری قوت اسلام دشمنوں کی ہوتی ہے' جو اس فتنہ کی حوصلہ افزائی فتنہ پردازوں کی سرپرستی اور باغیوں کی پشت پناہی کا کام انجام دیتی ہے' اور یہ عمل سال دو سال کا نہیں بلکہ امت مسلمہ کی تلوار کے سامنے سرنگوں ہونے کے بعد صدیوں سے جاری ہے' جس کی طویل اور گہری پرورش اور نگہداشت کے بعد جڑیں گہری اور تنے مضبوط ہوگئے ہیں' اب کوئی موسم ہو' کوئی خطہ ہو' ہوا کے تر وتازہ جھونکے کے ساتھ نفرت وعصبیت اور اختلاف وانتشار ہی کے پھل گرتے ہیں' ملت مٹی کے ڈھیلوں اور تسبیح کے دانوں کی طرح بکھر گئی ہے' علماء اور عوام کے درمیان خلیج' تعلیم اور ناخواندوں کے درمیان دوریاں' امیر وغریب کی صف بندی' عرب وعجم کی صف آرامی' مسلک ومشرب کی معرکہ آرائی' ذات برادری کے اختلافات اپنی آخری حدوں تک پہنچ گئے ہیں جنہوں نے ملت کے شیرازہ کو منتشر اور اس کی وحدت کو پارہ پارہ کردیا ہے۔ اور دست غیب کی معجزہ فرمائی کے سوا کوئی سبیل نہیں بچی جس سے ملت کو متحد اور یکجا کیا جاسکے۔

۸۔ نفسیاتی تخریب کاری: ذرائع ابلاغ کی مدد سے امت مسلمہ کا دہشت گرد' بنیاد پرست' وحشی' غیر مہذب اور پست ذہن ومفلوک الحال کی حیثیت سے پروپیگنڈہ غیر مسلم اقوام کو اس کے خلاف صف آرا کر کے انہیں تحقیر آمیز رویوں' دل شکن فقروں کی نفسیاتی تعذیب میں مبتلا کرنے اور احساس کمتری سے دوچار کرنے کی اہم تحریک ہے۔ جس کا امت کو مغرب کے ابلاغی وسائل پر تسلط کی وجہ سے آئے دن سامنا کرنا پڑتا ہے' ذرائع ابلاغ مسلسل ایسے مضامین ایسی تصاویر اور ایسی خبریں شائع کرتے رہتے ہیں جو امت مسلمہ کی دل شکنی کا باعث ہوں' اور اس انداز سے پیش کیا جاتا ہے کہ ان کے اندر احساس جرم اور غیر قوموں کو ان سے نفرت پیدا ہوتی ہو' جبکہ نفس واقعہ سے اس قسم کی خبروں کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا' بہت سی فلمیں' ہالوں اور سی ڈی کے ذریعہ عوام میں پھیلانے کی کوششیں ہورہی ہیں' جن میں مسلمانوں کو گوشت کھاتے اور ایک سے زائد بیویاں رکھ کر انہیں اذیتیں دیتے' شراب پی کر بدمستی میں روڈوں پر چھیڑ چھاڑ کرتے اور قرآنی آیتیں پڑھ پڑھ کر اور تاریخ اسلامی کا حوالہ دے کر بے گناہوں پر ظلم کرتے اور پرندوں چرندوں کا شکار کرتے منظر پر پیش کیا جاتا ہے' اور انداز اتنا وحشیانہ ہوتا ہے کہ مسلمان تک احساس شرم وجرم سے اپنی آنکھیں چھپا لیتے ہیں' بایں ہمہ ممالک کے طول وعرض میں واقع ہونے والے کسی خطرناک حادثہ کو اتنا ہائی لائٹ کیا جاتا ہے کہ تمام ممالک کی ہمدردیاں سمٹ کر اسی نقطہ پر جمع ہوجاتی ہیں' پھر یکا یک مجرم کی حیثیت سے کسی مسلم نام کا اعلان کردیا جاتا ہے' نتیجہ یہ کہ ایک مسلمان اپنی جان محفوظ رکھنے کے لئے دوسرے کا پیشگی نام پیش کردیتا ہے' اہل سیاست کے دروازوں پر دستک دیتا ہے اور آواز فریاد بلند کرتا ہے' اسے اپنی طاقت وتوانائی وقار وانا کا ذرہ بھر خیال نہیں رہتا' وہ ملکی سطح سے بین الاقوامی سطح تک ہر جگہ قنوطیت' احساس کمتری اور دست نگری کا شکار ہے۔ اور اسلام دشمن طاقتیں ان کا مسلسل اور ہمہ گیر استحصال کررہی ہیں' اللہ کے رسول ﷺ کی وہ پیش گوئی یاد آرہی ہے جو آپ نے چودہ سو سال پیشتر آج کے حالات کے پیش

نظر فرمائی تھی کہ امت مسلمہ ایک زمانہ میں شدید فتنوں سے دوچار ہوگی جو بادلوں اور اندھیروں کی طرح واقع ہوں گے۔ آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا شام کو کافر ہو جائے گا۔ اور شام کو مومن نظر آنے والا صبح کافر ہو جائے گا۔ اس وقت بیٹھنے والا کھڑے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا' اس وقت تم اپنی کمان اور تانت توڑ دینا' اپنی تلواروں کو گٹھل کر لینا' تمہاری پناہ میں کوئی آجائے تو آدم کے دونوں بیٹوں میں سے اچھے بیٹے کی طرح حسن سلوک کرنا (ابوداؤد)۔ آج امت مسلمہ بعینہٖ انہیں حالات سے دوچار ہے جن کی حدیث مبارکہ میں پیش گوئی کی گئی ہے' آدمی کی جان سلامت ہے نہ ایمان' قومیت محفوظ ہے نہ ملک و وطن' لیکن مسلم افراد اور مسلم حکمران حدیث کی ہدایت پر عمل کرنے سے گریز کرتے ہوئے مالی منفعت کے حصول کیلئے نہ صرف یہ کہ نشست سے قیام کی طرف مائل ہیں بلکہ قیام سے دوڑ اور چھلانگ لگانے میں عملاً مصروف ہیں' شیطانی قوتوں کی حمایت میں نہ صرف یہ کہ کمانیں نہیں توڑتے بلکہ مسلم افراد و شخصیات اور مسلم کے زیر زبر کرانے کے لئے اسلام دشمن قوتوں سے در پردہ شازشیں کرتے اور ڈھٹائی و بے حیائی کے ساتھ اپنی زمین' اپنے وسائل اور اپنے افراد کی قوت فراہم کرتے ہیں' اسی طرح منجری و سراغرسانی کے معاوضہ کے حرص میں پناہ دہی کی ہدایت کو بھی قدموں کے نیچے مسل دیتے ہیں' انہیں اس کا مطلق ادراک نہیں کہ اپنوں کے خلاف غیروں سے سزا باز کا انجام اپنی ہی غلامی کی شکل میں ظاہر ہوگا' مسلم حکمران اپنی عیش کوشی اور تحفظ تخت و تاج کی خاطر اپنی قوم کو آزادی رائے' فنون حرب و ضرب' کیمیائی و حیاتیاتی صنعت و تعلیم سے کنارہ کش رکھ کر انہیں ضمیر و جسم اور عقل کے لحاظ سے مفلوج کر دیتے ہیں' مسلم تحریکات و تنظیمات کے سربراہ صرف امت کے سامنے مسائل رکھ کر ان سے چندہ بٹورتے اور میڈیا کی شہ سرخیوں میں آنے کو معراج قیادت تصور کرتے ہیں جبکہ مسائل کے صحیح حال کے حقیقی تجزیہ اور ان سے نمٹنے کیلئے عملی طور پر دفاعی اقدامات اور ترقیاتی امکانات کا نہ انکے پاس واضح خاکہ ہوتا ہے نہ وہ اس خاردار وادی میں اپنے پاؤں زخمی کرنا چاہتے ہیں' جب کہ عوام کی تمام تر توانیائیاں قائدین سے بدگمانی' غیر مسلم حکومتوں کی دوہری پالیسی کی شکایات' اور انفرادی و اجتماعی ابتلاءات پر آہ و زاری اور مصنوعی اظہار ہمدردی پر صرف ہوتی ہیں جبکہ حقیقی امر یہ ہے کہ اسلام دشمن حکومتوں کی طرف سے ہر محاذ پر امت مسلمہ کی گھیرابندی خود امت مسلمہ کی بداعمالی اور حقیقت سے چشم پوشی کا نتیجہ ہے' جس کا علاج اس کے سوا کچھ نہیں کہ بلاد اسلامیہ کے فرماں روا' مسلم جمعیتوں کے سربراہان' اور قرآن وحدیث کے رمز شناس نیز قوم کے دانشوران و مفکرین سر جوڑ کر بیٹھیں' اور جذبات سے قطع نظر پوری سنجیدگی' بیدار مغزی اور ہمدردی کیساتھ امت مسلمہ کے سیاسی و اقتصادی اور تعلیمی زوال کے حقیقی اسباب کی تلاش اور اس کیلئے دفاعی اقدامات کیساتھ دور حاضر کی اڈوانس ترقیاتی امت مسلمہ کی موجودہ استعداد اور ضروریات و مقتضیات کے پیش نظر ارتقائی امکانات کا جائزہ لے کر اپنی راہ عمل کا تعین کریں' جس کا دائرہ کار مندرجہ جہتوں پر محیط ہو سکتا ہے:

۱۔ اسلامی دعاۃ و مفکرین رابطہ عالم اسلامی کے تعاون سے مسلم فرماں رواؤں سے انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں

کر کے انہیں اسلام دشمن سرگرمیوں سے واقف کرائیں اور انہیں بتائیں کہ اسکا واحد علاج یہ ہے کہ ہر مسلم ملک اپنی حکومت کا مذہب اسلام قرار دے اور پوری سختی کے ساتھ اس پر کاربند ہو جائے' اس طور پر کہ ملک کا دستور' عدالتی قوانین' فوجداری ضوابط اور حدود' قرآن وحدیث سے ماخوذ ہوں۔

۲۔ تمام ممالک اتفاق رائے سے ایک جھنڈے کے تحت جمع ہو کر خلافت اسلامیہ کا اعلان کر دیں' جو اقوام متحدہ کا بدل ہوگی' اور جس طرح ناٹو میں شریک ممالک کا اقوام متحدہ سے فوجی اور مالیاتی معاہدہ ہوتا ہے' خلافت اسلامیہ کے پایہ تخت سے ہر ملک کا فوجی اور مالی معاہدہ ہو' جس کے تحت کسی بھی اسلامی ملک پر ہونے والے حملہ کا خلافت اسلامیہ اپنے ماتحت جملہ ممالک کے فوجی و مالی تعاون سے دفاع کرے' نیز امت مسلمہ میں عسکری روح پھونکنے کے لئے ہر ملک کے گوشہ گوشہ میں عسکری تربیتی مراکز قائم ہوں جہاں نوجوانوں کی علمی اور اخلاقی تربیت کے ساتھ عسکری تربیت کا بھی نظم ہو سکے' جس کے لئے فوجوں کی بہتر تربیت کے لئے اسلامی ایٹمی ممالک سے فضائی اور بحری بری مخلوط مشقیں ہوں' نیز ایٹمی ممالک اپنی ایٹمی ٹیکنالوجی دوسرے اسلامی ممالک کو منتقل کریں' ضرورت اور حالات کے تحت غیر اسلامی پڑوسی ممالک کو بھی حلیف بنانے کی گنجائش رکھی جائے۔

۳۔ خلافت ورلڈ اسلامی بینک کا قیام عمل میں آئے جہاں تمام اسلامی ممالک کا سرمایہ جمع ہو' اور اسکے تحت تمام ممالک کے بینکوں کا نظام غیر سودی بنیادوں پر قائم کیا جائے' ممالک اسلامی ورلڈ بینک میں رقم اور مغربی ممالک میں دبے ہوئے عرب تاجروں کے عظیم سرمایہ کو اپنے اوپر چڑھے ہوئے ورلڈ بینک کے قرضہ سے کٹوتی کر کے عرب تاجروں کو وہ قرضہ اسلامک ورلڈ بینک کے توسط سے منتقل کر دیں اور مستقبل کے لئے زکوٰۃ کے علاوہ فاضل ٹیکس لاد کر سرمایہ داروں کو غیر اسلامی بینکوں کی طرف دیکھنے کے لئے مجبور نہ کیا جائے' اگر عالم اسلامی کے مکمل سرمایہ کی زکوٰۃ نکال کر صحیح مصارف پر خرچ کر دی جائے تو ۵ رسال کے بعد عالم اسلام کا کوئی فرد غیر صاحب نصاب نہ رہے۔

۴۔ خلافت اسلامیہ کشادہ دلی کے ساتھ دیگر ممالک میں خدمات انجام دے' دنیا کے مایہ ناز مسلم سائنس داں' انجینئرز' ڈاکٹرز اور اسکالر کو دعوت دے کر ان کی نگرانی میں وسیع پیمانہ پر جامع قرطبہ وغرناطہ جیسے بین الاقوامی سول اور ٹیکنیکل ادارے قائم کرے' جہاں سائنسی' طبی' اکتشافی' کیمیائی اور ثقافتی پروگراموں کو فروغ دیا جائے۔

۵۔ بین الاقوامی میڈیائی نیٹ ورک قائم کیا جائے' جو مسلم امت کی اسلامی بنیادوں پر فکری اور اخلاقی کردار سازی کرے' نیز اخبار کا صحیح تجزیہ اسلامی مذہب اور اقدار پر جدت پرست اور مستشرقین کی طرف سے ہونے والے علمی' فکری' ثقافتی اور اخلاقی حملوں کا پوری معقولیت وحکمت کے ساتھ دفاع کرے اور انہیں تعلیم کی طرف من حیث الامت اپنی تمام تر توانائیوں کے ساتھ متوجہ کرنے کی کوشش کرے۔

۶۔ مسلم اقلیتی جمہوری ممالک میں عصری درسگاہوں میں جزئی طور پر مذہبی علوم داخل ہوں' جس سے مذہبی و

عصری تعلیم کے حاملین میں مکمل ارتباط کے ساتھ دونوں طبقے اپنے اپنے دائرہ کار میں پوری کامیابی حاصل کرسکیں' اور مسلم طلبہ کو ملک کے اعلیٰ عہدوں پر پہنچانے کے لئے شہر در شہر ادارے قائم کئے جائیں۔

۷۔ اقتصادی مضبوطی کے لئے بیت المالی نظام کی وسعت و تحریک کے ساتھ ہر شہر میں انفارمیشن آفیسز کا قیام عمل میں لایا جائے' جہاں سے مسلم رعیت کو انفرادی' اجتماعی اور سرکاری سطح پر ملک میں اقتصادی ترقی کے امکانات کا علم ہو سکے' اور وہ موصولہ اطلاعات و پروگرامز کے مطابق اقتصادی میدان میں آگے بڑھ سکیں۔

۸۔ مسلم تنظیمیں اتحادی وحدتوں کیساتھ ملک کی سیاست میں حصہ لیں اور ملک کی رفاہ وفلاح کیلئے ممکنہ خدمات انجام دیں۔

۹۔ نیشنل اسلامک نیٹ ورک کے ممبران اپنے اپنے دائرہ کار میں غیر مسلم قوتوں کی طرف سے متعصب شوشوں' الزامات اور رویوں کا پورے صبر وسکون اور حکمت و سنجیدگی کے ساتھ دفاع کریں۔

غیر مسلم جمہورتیوں میں مسلمانوں کی کامیابی کا مدار تعلیمی میدان میں امتیازی جدوجہد اور نمایاں کامیابی پر منحصر ہے' محض حکومت کی عصبیتوں کا شکوہ الزام بے جا اور اپنی کوتاہیوں پر پردہ ڈالنے کے سوا کچھ انہیں' یہودی عیسائیوں کی ہر سطح پر دشمنی کا کئی صدیوں تک نشانہ بنے رہنے کے بعد آج بین الاقوامی پالیسیوں پر محض تعلیمی جدوجہد اور اپنے مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لئے ہر قسم کی قربانی اور طویل المدتی منصوبوں پوری رازداری کے ساتھ کاربند رہنے کی وجہ سے مسلط ہیں' اگر ہندوستان اور امریکہ جیسے مسلم اقلیتوں والے جمہوری ممالک میں مسلمان بیس سال تعلیم پر پوری توجہ دے دیتے ہیں تو وہ اپنی سو سالہ پسماندگی کی بڑی حد تک تلافی کر سکتے ہیں' حالات معاصرہ کے پیش نظر غیر مسلم جمہوری ممالک میں مسلمانوں کی ترقی کا مدار تعلیم اور بین الاقوامی سطح پر امت مسلمہ کی ساکھ کی بحالی کا انحصار مسلم ممالک کی اسلامی کنٹریز میں تبدیلی اور بین المما لکی اسلامی وفاق پر ہے' افغانستان کے سقوط کا سبب نعرۂ خلافت اور عراق پر تسلط کا باعث اس کی عسکری فکر اور منتشر ممالک کو بالرضا یا بالجبر متحد کرنے کا اقدام تھا جسے اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کر کے پوری دنیا کی عسکری قوتوں کو اپنے علم کے نیچے جمع کرنے والی طاقتیں کسی طرح برداشت نہیں کرسکتی تھیں' اسی طرح ہر اسلامی وفاق کو قائم نہ ہونے دینے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور اور قیام کے بعد اسے توڑنے کی ہر قسم کی ممکنہ جدوجہد کریں گی' لیکن امت مسلمہ کیلئے اپنے قومی وقار' مذہبی برتری اور عسکری و اقتصادی وجود کو منوانے کے لئے اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں اگر مسلم داعیان اور مسلم فرماں روا حالات کی نزاکت کے پیش نظر اس سمت مثبت پیش رفت کرتے ہیں تو وہ سر پر منڈلا رہی آفتوں سے نہ صرف یہ کہ محفوظ ہو جائیں گے بلکہ اپنے مذہب' ثقافت اور اقدار سے غیر مسلم ممالک کو متاثر بھی کرسکیں گے اور اگر غفلت و کوتاہ بینی کا سلسلہ بدستور رہا' اور ہر ملک اپنی اپنی عش کوشیوں میں مست رہا تو ایک ایک کر کے ہر مسلم ملک سقوط و زوال سے دوچار ہوگا۔ مسلم نوجوانوں کے سروں کے سروں کی فصلیں کٹ جائیں گی اور مساجد و معابد براہ راست یا بالواسطہ دیر و کلیسا میں تبدیل ہو جائیں گے۔